چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے

کھول کر آنکھیں مری آئینہ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ



نیشنل کانگریس میں تحریک آزادی ہند
کا دوسرا دور

یعنی

کانگریس کمیٹی کابل کا سرو راجی نظام

اور

مہابھارت سرو راجیہ پارٹی کا پروگرام



۱۳۰۳ ھ
۱۹۲٤ ع

ہو کے بے خوف برہمن راہ رواں

دہلی

یہ نادر و نایاب تحفۂ حقیر
جناب محمد اسلم بن عزیز احمد
(حضرت عبیداللہ سندھی کے سوتیلے ...) ... بقصد شکریہ
حافظ محمد الصدیق میمن
کراچی

اگر افغانستان « سرو راجیه ایشیاتك فیدریشن » تحریك كو منظور كرلی، تو لاهوركا كام ایك خاص وقت تك كابل مین هوا كری گا.

(الف) «م.س. مركزی كمیتی» تمام ایشیائی ممالك مین اپنی « سرو راجیه مراكز » بنانی كی جد وجهد مسلسل جاری ركھی گی، جس سی وه ان ممالك كی سوشیالست پارتیون یا محافظ محنت كش پارتیون سی اتصال پیدا كری گی.

(ب) «م. س. مركزی كمیتی» یوروپ اور امریكه مین « سرو راجیه دفاتر استخبارات » (انفرمیشن بیوروز) كھولی گی، جس سی وه ان ممالك كی سوشیالست پارتیون یا محافظ محنت كش پارتیون كی همدردی جذب كری گی.

[٣٩] « م.س. پارتی» ایشیاتك فیدریشن كی باقاعده نمایندگی حاصل كرنی سی پهلی كسی انتر نیشنل جماعت مین بحیثیت ممبر شریك نه هوگی.

(٤٠) « م. س. پارتی » كسی انتر نیشنل مذهبی اجتماع مثلاً خلافت اسلامیه كو تسلیم نه كری گی، جب تك اس مذهب كا رسمی مجموعه احكام پارتی كی انتر نیشنل سیاست (یعنی مخالفت ایمپراطوری وسرمایه داری) كی برخلاف ارتجاعی مواد سی پاك نه ثابت كردیا جائی.

پرونا ایك هی تسبیح مین ان بكھری دانون كو
جو مشكل هی تو اس مشكل كو آسان كركی چھورو نگا

هندوستانی منزل،
آق سرای، استانبول
٢ میزان ١٣٠٢، ٢٥ ستمبر ١٩٢٣

عبید الله
پریزیدنت كانگریس
سرو راجیه كمیتی كابل

ظفر حسن
سكرتری كانگریس
سرو راجیه كمیتی كابل

چهپا دست همت مین زور قضا هی

کهول کر آنکهین مری آئینه گفتار مین
آنی والی دور کی دهندلی سی اك تصویر دیکه



نیشنل کانگریس مین تحریك آزادي هند
کا دوسرا دور

یعنی

کانگریس کمیتی کابل کا سرو راجی نظام

اور

مهابهارت سرو راجیه پارٹی کا پروگرام



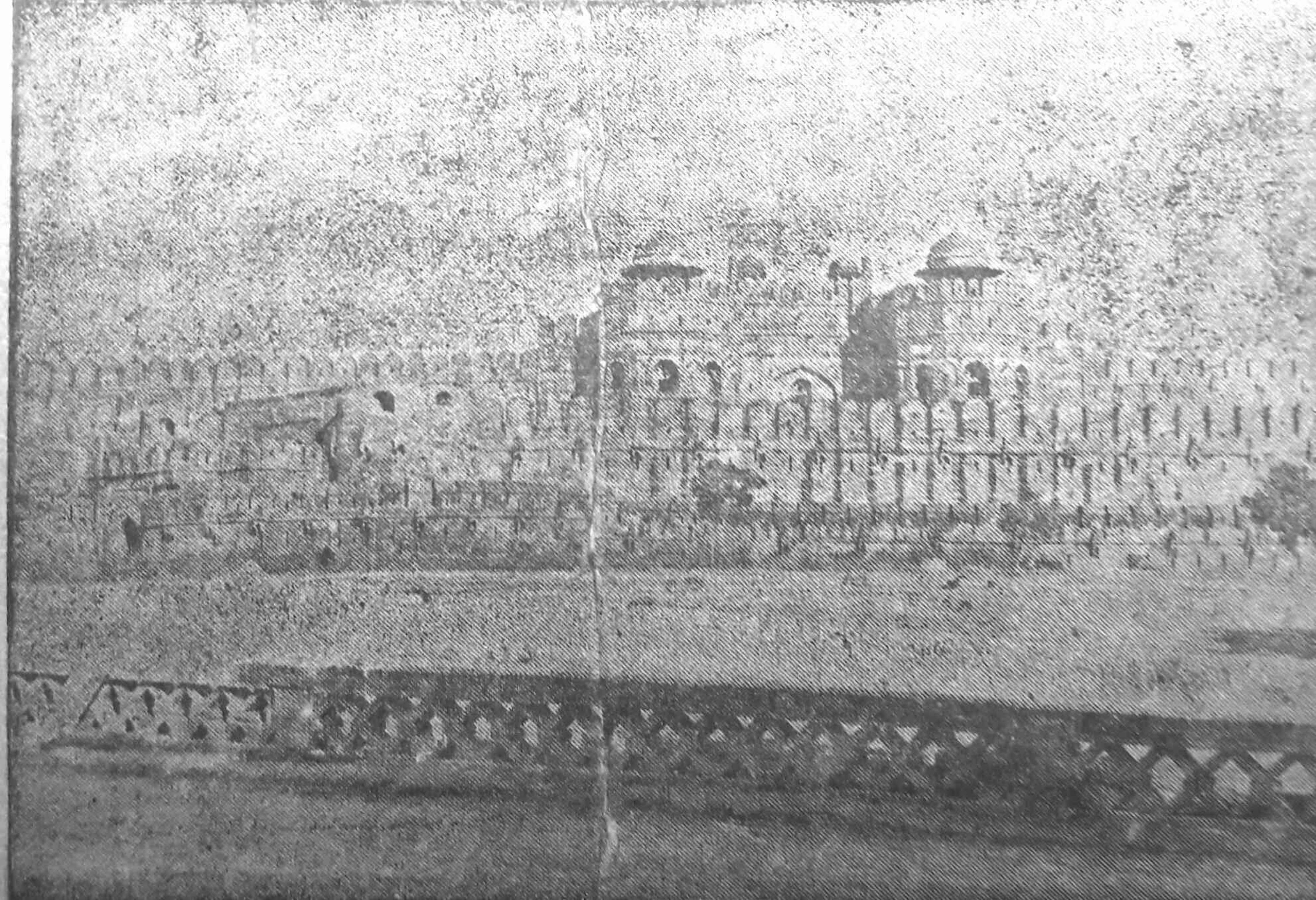
۱۳۰۳ ه

۱۹۲۴ ع

هو کی بی خوف برهین راه روان

دهلی

نادر و نایاب تحفهء حمیت
جناب محمد السلیم بن عزیز احمد
(حضرت عبیداللہ سندھی)
حافظ محمد الصدیق میمن
کراچی



اللّٰہ اکبر

مہابھارت سروراجیہ پارٹی

کا

پروگرام

سروری زیبا فقط اس ذات بی ہمتا کوھی
حکمران ھی اک وھی باقی بتان آذری

مہابھارت سروراجیہ پارٹی کی پروگرام کاتعارف کرانی سی پہلی چند سطرین« کانگریس کمیتی کابل» کی متعلق لکھنا ضروری ھین . سنہ ۱۹۱۵ مین ھندوستان کی آزادی پسند جماعتون کی چند افراد کابل مین جمع ھوئی . کوئی بلوچستان اورپشتانیہ (سرحدی علاقہ) کی پہارون اور جنگلون کو عبور کرکی پہنچا اور کوئی یوروپ کاچکر کات کر ایران کی دشت وبیابان سی گذرا . حکومت افغانستان کی ھمدردی سی ان لوگون کی سرگرمی نی کابل کو تحریک آزادی ھند کا ایک زبردست مرکز بنادیا .

سب سی پہلی زار روس نی اس مرکز کی بعض کارروائیون سی برطانیہ کو مطلع کیا جس کی تفصیل ایك روسی پمفلت موسومہ بہ (سونی کی پتری) مین ملتی ھی . چند روز بعد ھندوستان مین ھماری بعض کاغذات پکری گیٔ . اس پر برطانیہ نی اس مرکز کو دبانی کی لئی پوری توجہ سی کام لیا اور امیر حبیب‌الله خان کواس پر راضی کرلیا کہ وہ ان لوگون کو منتشر کردین . امیرنی بعض کو افغانستان سی رخصت کردیا اور بعض کو نظربند وقید کرلیا مگر انگریزون کی حوالی کسی کو نہ کیا .

ھندوستانی مسلمانون مین سی جن پر شبہ ھوسکتاتہا کہ وہ اس مرکز سی تعلق رکھتی ھین بہت بری تعداد مین گرفتار کرلئی گئی .

حضرة شیخ الھند (تغمدہ الله بغفرانہ) کو اسی سلسلہ مین شریف مکہ نی انگریزون کی حوالی کردیا اور وہ ایك عرصہ تك مالٹا مین اسیر رھی .

مگر فقط اسی قدر کافی نہین تہا . برطانیہ جانتاتہا کہ ماوراء السند کی آزاد علاقون مین پرانی (جماعت مجاھدین ھندیہ) اورنئی مہاجر (افغان مجاھدین) کی متعدد مراکز سی ھمارا گہرا تعلق ھی اور امیر افغانستان کی کارروائی اس اتصال پر کوئی بہی اثر نہی دال سکتی . اس لئی « رولیت ایکت » نافذ کرنی پرمجبور ھوا .

ھندوستان کی قانونی کونسل کو مفصل واقعات بتانی کی اسمین ھمت نہ تہی . ھندوستانیون کی متفقہ مخالفت کی با وجود اپنی خانہ‌ساز میجارتی کی زور پر « رولیت ایکت » منظور تو کرالیا ، لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نیشنل کانگریس مین حرکت پیدا ھوئی اور اس

مقصد کی لئی رسا کشی شروع ہوگئی، کہ کونسلون مین حقیقی طاقت ہندوستانیون کی ھاتہہ مین ہونی چاھئی اور مہاتما گاندھی نمودار ہوئی .

ھماری قید کی زمانی مین افغان ہم سی گہری ہمدروی رکھتی تہی؛ غریب وامیر بغیر کسی جان پہچان کی بوقت ضرورت ھماری مدد کرتی رھی . اس وقت افغانستان مین انقلاب کی تیاریان ہورھی تہین؛ وھان کی انقلابی جماعتون سی ھماری دوستی تہی . اس لئی ھماری کام مین زیادہ رکاوت نہین ہوئی چنانچہ انقلاب روس کی بعد ھمارا ایك رفیق قید سی بہاگ کر برفانی موسم مین ان دوستون کی مدد سی بخارا پہنچ گیا . ھمارا یہ وقت زیادہ تر اتحاد افغانستان وہندوستان کا تفصیلی پروگرام سوچنی مین صرف ہوا .

سنہ ۱۹۱۹ مین امیر حبیب‌الله خان قتل ہوگئ اور اعلحضرت امیر امان‌الله خان تخت استقلال افغانستان پر متمکن ہوئی. اس وقت حرب عمومی ختم ہوچکی تہی . اگر انقلابی افغان امیر کی قتل کی پہلی کوشش مین ناکام نہ ہوتی جبکہ حرب عمومی اپنی انتہائی زور پر تہی تودنیا کی سیاست کا نقشہ یقیناً بدل جاتا .

امیر امان‌الله خان کی شروع سلطنت سی ہم پھر آزاد ہوگئ. ھمارا قید کی زمانی مین مرتب کیا ہوا پروگرام اس وقت ھمین بہت کام دی گیا . ہم امیر امان‌الله خان کی سرپرستی مین نومبر سنہ ۱۹۲۱ یعنی حبس وقت تك انگریزی افغانی معاهدہ تکمیل پذیر نہین ہوا، پوری آزادی سی کام کرتی رھی . یوروپ کی انترنیشنل سیاست اور ایشیائی ممالك عموماً اسلامی ممالك خصوصاً ھماری زیرمطالعہ رھی . اس

مطالعه کی لیٔ همین بهترین موقعی میسر آیٔ . همین ایشیائی ممالك سی هندوستان کا اچها تعارف کرانی مین کامیابی هوئی .

امیر امان‌الله خان کی تخت نشینی کی چندروز بعد افغانی انگریزی جنك کی اسباب پیدا هوگیٔ ، جس مین افغانستان نی همین کام کرنی کا پورا موقعه دیا . مگر نامساعد حالات کی وجه‌سی متوقع نتایج مرتب نه هوسکی . پهربهی اس کا تحریك آزادی هند پر کافی اثرپرا . اورایك سال مین اس‌قدر کام هوا جو دوسری صورت مین چوتهائی صدی تك وقت لیتا .

شروع سنه ۱۹۲۱ مین هماری بعض دستاویزات پهر انگریزون کی هاتهه آگئین اور انهون نی نومبر مین‌اس‌سی فائده‌حاصل کیا . مولانا محمدعلی (پریزیدنت نیشنل کانگریس) مولانا شوکت‌علی (رئیس مجلس خلافت) مولانا حسین احمد (صدرجمعیته‌العلماء) کوکراچی مین‌انپر مقدمه چلاکر مهاتما گاندهی سی جدا کردیا. همارا خیال‌هی که مقدمه کراچی کی کارروائی محض برأی نام تهی . حقیقت مین مولانا محمدعلی پر(لا)ممبرنی هماری کاغذات کی‌بناپر « رولیت ایکت » کی ماتحت بمبی هائی‌کورٹ مین مقدمه چلایا هی . اسمین مولانا محمد علی کو اطلاع دینی‌یا انسی جواب لینی‌کی ضرورت نهین‌تهی .اس کی بعدتخمیناً (۲۵) هزار هندوستانی جیل‌مین گیٔ . اورمهاتما کاندهی نی بردولی مین‌پسپائی کافیصله صادرکیا . جس پرتحریك آزادی هندکا ایك دور ختم هوگیا .

اس مین همین خوشی هی توفقط اتنی‌که جس طرح افغانستان نی همین جنك مین کام کرنی کا موقعه دیاتها ، اسی طرح هم بهی اس

شورش سی افغانستان کو اپنا استقلال مکمل کرنی کی لئ مناسب فضا پیدا کرنی سی مدد دی سکی .

سنه ۱۹۲۰ مین هندوستانی مسلمان هجرت کر کی هزارون کی تعداد مین افغانستان آئ . افغانی ترکستان مین ان کی لئ نو آبادی قائم کرنی کا قانون بنایا گیا ، جس مین انهین مکمل لوکل سیلف گورنمنت کی حقوق دئی گئ . اسی ضمن مین هم نی « هندوستانی یونیورستی کابل » کی لئ اجازت حاصل کرنی کی کوشش شروع کی . یونیورستی کا اساسی قانون پهلی بار افغانستان کی « شاهی کونسل وضع قوانین » نی چند ترمیمات کی لئ واپس کردیالیکن سنه ۱۹۲۲ مین ترمیم شده صورت مین منظور کرلیا . اورچند ابتدائی کام بهی شروع هوگئ .

هندوستانی نیشنل یونیورستی کابل کی لئ شاهی فرمان حاصل کرنی سی پهلی ضروری تها که نیشنل کانگریس کی برانچ کابل مین قائم کی جائی اس لئ همین « کانگریس کمیتی کابل » بنانی کی ضرورت پیش آئ گویا سات سال سی کابل مین کام کرنی والی جماعت اس صورت مین تبدیل هوگئ . جس سی مختلف سیاسی عقیده رکهنی والی اصحاب ایک نقطه پر جمع هوگئ .

هماری کانگریس کمیتی کابل کا الحاق نیشنل کانگریس نی گیا سیشن مین منظور کرلیا . مگر واقعات اس قدر جلد تبدیل هوتی گئی که اس الحاق کی اطلاع همین ماسکو مین ملی . اس وقت تهوری دیر کی لئی همین نادر شاه کی اس زرین مقوله کالطف حاصل هوا جو اس نی دهلی

مین ہاتھی کی سواری سی انکار کرتی وقت کھاتہا ؛ اور ہمین سارا
کام نئی سری سی شروع کرنا پڑا ۔

اگرچہ ہم اس وقت کابل مین نہین ہین مگر چونکہ ہماری
کمیتی اسی نام سی بنی اور اسی نام سی اس کا تعارف ہوا ، اس لئی
ہم جہان کہین رہین گی اس نام کو نہین چھورین گی ۔

ہماری سرگذشت ناکامیون کی طویل فہرست ہیاور غلط کاریون
کی اعتراف سی بہری ہوئی ہی ۔ لیکن اس مین ایك خوبی ضرور
محسوس ہوگی ۔ اس مین مایوسی کا کہین شائبہ تك بہی نہین ہی ۔
حضرة شیخ الہند کی وصیت ہمین ہمیشہ پیشین نظر رہتیہی ۔

ایمن مشوکه مرکب مردان راه را
در سنگلاخ بادیه پیها بریده اند
نومید هم مباش که رندان باده نوش
ناکه بهیك خروش بهمنزل رسیده اند



سروراجیه تحریك

ہمین ماسکو مین انقلاب روس کی نتایج آنکھون سی دیکھنی
کا موقعہ ملا ۔ انقلاب کا پورا مطالعہ کرنی کی لئی ہماری
کمیتی کی بعض ممبرون نی روسی زبان سیکھی ۔ ہمین روس کی اہم

اشخاص سی تبادلہ خیالات کی اچھی موقعی ملی ۔ یوروپ کی دیگر ممالك پر جو انقلاب روس کا اثر آیا اس کی مطالعہ کی لئی ہماری کمیتی کی ممبر ان ملکون مین گئی۔ ہم نی ترکی انقلاب کا بہی مطالعہ کیا ۔ انقرہ استانبول کو اچھی طرح دیکھا ۔ جس قدر واقفیت اور تجربہ ہماری کمیتی کو حاصل ہوا ۔ اس کی رپورت لکھنی کی مختلف شکلین ہوسکتی ہین ۔ مگر ہم نی ایك مستقل پارتی پروگرام لکھنی کی صورت مین ضبط کرنا زیادہ مناسب خیال کیا ۔

اورون پہ کیون نزول بلا اپنی ساتہہ ہو
اب ہم مکان شہر سی باہر بنائین گی



تعارف اس حصہ کو پرھنی سی پہلی پروگرام کو ایك سرسری نظر سی دیکھہ لینا ضروری ہی ۔ ہمین افسوس کی ساتہہ اس حقیقت کا احساس ہوتاہی کہ ہماری ملك کی موجودہ نسل انقلاب کی ماہیت سمجھنی سی بہت دور ہوگئی ۔ سنہ ۱۸۵۸ کی دہلی دیکھنی والی بہت کم رہ گئی ۔ اس کی کچھہ افسانی لوگون کو یاد ہین ۔ لیکن اس انقلاب کو فن کی طور پر سمجھانی والا ایك بہی پیدا نہین ہوا ۔ ہماری سیاست دان عموماً کالجون اور ہوتلون کی بیرونی زندہ گی مین پلی ۔ خدا بہلا کری نیك نفس گاندھی کا کہ اس نی ہندوستانی ذہنیت مین

ایك انقلاب توپیدا کردیا ۔ اور جھونپرون مین رهنی والون کی طرف توجه پھیردی ۔ بنیادین بھری جارهی هین ۔ همارا پروگرام ان بنیادون پرعمارت کھرا کرنی والون کی رهنمائی کری گا ۔

هم شمالی هندکی رهنی والی دکن سی اس قدر آشنا نهین ۔ بنگال کو هماری معلومات کی ضرورت نهین ۔ بنگال سوار جیه پارتی کامحترم لیدر، اوراسکی ساتھی گھر بیتھی هم سی زیاده جانتی هین ۔ لیکن بدقسمت شمالی مغربی هند جس پر مصیبت سب سی زیاده آتی رهتی هی ۔ اسی طرح خواب غفلت مین مست هی ۔ اکالیون کی سواملکی رهبرنوجوانون کو سحرکی نیندسلارهی هین۔ اس لئی همنی اس سرزمین کوسب سی پهلی اپنا قبله توجه بنایا هی ۔



هندو مسلم اختلاف کو رفع کرنی کی بارها کوششین کی گئین ، مگر انمین سی کوئی بھی بار آور نه هوسکی ۔ کیونکه مسئله کی اصلیت وماهیئت پرغورنهین کیا جاتا ۔ اگر تعمق سی دیکھا جائی ، تومعلوم هوگا که نه صرف ان دو فرقون مین باهمی اختلاف هی ، بلکه هر ایك فرقه کی اندر قومی اور معاشرتی تقسیمات موجود هین۔ مسلمانون مین اگر پنجابی وسندهی، هندوستانی اور پتھان، کشمیری اور بلوچی کا قومی سوال موجودهی ؛ توهندوون مین بنگالی وبهاری، مدراسی ومرهتی ، گجراتی ومارواری کا ملی مسئله پایا جاتا هی ۔ ان قومی اختلافات کو مذهبی یگانگت بھی نهین متا سکی ۔

اس کی بعد ہر ایک قوم مین صنفی پیچیدگی موجود ھی۔ مالدار ومحنت کش، زمیندار وکسان، سرمایہ‌دار اورمزدور کی باھمی کشا کش ہرایک ہندوستانی قوم کو دو متقابل اور متعارض صنفون مین بآسانی تقسیم کر سکتی ھی۔ اس لئی صرف مذھبی بناپر تمام ہندوستانی مسائل اور خصوصاً ہندو مسلم اختلافات کوحل کرنا کوئی پائیدار راہ نجات پیدا نہین کرسکتا۔

لھذا ھم اپنی پروگرام مین مذھب کوان مسائل کی حل کرنی کا اساس نہین قراردیتی۔ بلکہ قومی اورضنفی تفریق اور اقتصادی وسیاسی اصول پران مشکلات کا حل پیش کرتی ھین، جس کی ذیل مین مذھبی اختلافات بھی معقولیت سی رفع ھوسکتی ھین۔

ھم ہندوستان کو ایسی ممالك مین تقسیم کرتی ھین، جھان ایك قوم آبادھو۔ جس کی زبان اور معاشرت مین یکسانی پائی جاتی ھو۔ اس تقسیم کی بعد ہر ایك مذھپ کی لئی کسی نہ کسی ملك مین اکثریت حاصل ھونی کی گنجایش ھی۔ اس لئی مذھبی تنازعات کا قطعی طورپر سد باب ھوسکتا ھی۔

ان ممالك کی جمھوریتون مین انتخاب کی لئی حق نمایندگی مذھبی تفریق کی بجائی صنفی اختلاف کی بناپر دیا جائیگا۔ اس لئی چھوتی مذھبی فرقون کی بھی حق تلفی نہین ھوگی۔



آج کل کی صنعتی دنیاسی ہندوستان کی موجودہ صنعتی ترقی کا مقابلہ کرنی کی بعد یہ امر بخوبی واضح ھوجاتاھی، کہ ہندوستان

نظام سرمایہداری کی مطابق ترقی کرکی یوروپ وامریکہ کا پرامن
مقابلہ بھی نہین کر سکتا. چہجائی کہ انگری سرمایہدارون اور ایمپیریلستون
کی مد مقابل بنی اور اپنی آپ کو آزاد کرلی . عموم اہالی ملك کی
فلاح جو اس نظام کی ماتحت رہکر حاصل ہوسکتی ہی اس کا،
ترقی یافتہ نمونہ صنعتی ممالك مغرب مین موجودہی .

اس لیءہم اپنی ملك کی موجودہ نظام سرمایہداری کوتور کر ایسی نظام کی
بنیاد دالتی ہین، جو طبقہ محنت کش یعنی ملك کی اکثریت کی فلاح کا ضامن ہو.
اوراسی محنت کش طبقہ کی زیراقتدار رہی . اس سی ہماری تحریك
آزادی بہی یقیناً کامیاب ہوسکتی ہی . کیونکہ اس نظام کی تائیدمین
عموم اہالی ملك کی ہمدردی جب شروع ہوگیء، تو آخرتك قائم رہی گی.
اوریہی کلید کامیابی ہی .

مروجہ نظام سرمایہداری کوتوہم رد کرتی ہین، لیکن اس کی بجائی
کوئی ایسا نظام قبول نہین کرتی جس مین مذہب کی لئی بالکل گنجایش
نہ ہو ، اور چہوتی انفرادی ملکیت کی بہی اجازت نہ دیتا ہو . کیونکہ
ہماری ملك کی (٧٢) فی صدی آبادی پرانی طریقہ کاشتکاری سی اوقات
بسر کررہی ہی. عوام مین مذہبی رسوم ان کی معاشرت کا جزو بن چکی ہین.
اگر ان امور کا خیال نہ کرکی کوئی پروگرام بنایاجائی، تو تحریك آزادی
بہت دور پیچہی پرجائی گی .

ہم نی نیا اقتصادی وسیاسی نظام تجویز کرتی ہوئی اپنی پارتی ممبرون
کی لیء جو آزادہند کی نئی گورنمنت بنائین گی ، یہ شرط لگادی ہی، کہ وہ
اپنی ملك کی متوسط زراعت پیشہ سی اپنی ضروریات نہ برہائین. تاکہ
گورنمنت مین سرمایہداری کو کسی طرح دوبارہ پیدا ہونی کی گنجایش

باقی نہ رہی ؛ اور ہماری پارٹی کی نسبت یہ شبہ نہ ہوسکی کہ اس کا پروگرام محض نمائشی ہی یا ایک سیاسی حربہ کا حکم رکھتا ہی.

ہندوستان جیسی ملک کا دنیا سی علحدہ رہنا ممکن نہین. اور نہ ہی وہ دنیا سی کبھی علحدہ رہ سکا. اس وقت جو ہندوستانیون مین بیرونی تعلقات سی ایک نفرت سی پائی جاتی ہی وہ عارضی ہی. وہ جس قدر سیاسی طاقت اپنی ہاتھ مین لیتی جائین گی اسی قدر یہ جذبہ کمزور ہوتا جائیگا. ہماری پارٹی ہندوستان کی تعلقات خارجیہ بتدریج پیدا کرنی کی لئی سب سی بہتر طریقہ ایشیاٹک فیدریشن تحریک کو سمجھتی ہی. اس لئی ہم نی اسی اپنی پروگرام کا اہم حصہ قرار دیا ہی.

ایشیاٹک فیدریشن کا خیال پہلی دو دفعہ جاپان اور ترکی کی طرف سی مختلف لہجون مین دنیا کی سامنی آچکا ہی. مگر وہ چونکہ ایمپیریئلسٹ طاقتین تہین اور ایمپریئلسٹ روس کو ایشیائی ممالک مین شمار نہین کرسکتی تہین، اس لئی انہین کامیابی نہین ہوئی.

اب تیسری باریہ آواز ہندوستان سی اٹھتی ہی اگر ہندوستان سرو راجی تحریک یعنی محنت کش طبقہ کی حمایت وحفاظت کو اس کا مرکز قرار دیتا ہی اور سوشیلسٹ روس کو شرقی ممالک مین شمار کرتا ہی، تو ہم یقیناً کہ سکتی ہین کہ اس مین اسی ناکامی نہین ہوگی.



ہماری کمیٹی کا خیال ہی کہ ایشیاٹک فیدریشن کبھی کامیاب نہین ہوسکتا اگر ایشیا روس کو اپنی اندر جذب نہین کرلیتا. روسی

ایك ایشیائی کی نظر مین نیم ایشیائی قوم هی . اس وقت نصف ایشیا اس کی زیراقتدار هی. روس پرانی ایمپراطوری خیالات چهور کر ایك ایسی پرنسپل کی لئی لررهاهی ، جس کی علمبرداری ایشیا کو کرنی چاهئی تهی .

ممکن هی اس انقلاب کی زمانه مین مذهب کی خلاف جوتشدد برتا گیاهی ، اس سی متاثر هوکر هماری دوست ایشیاتك فیدریشن مین روس کا نام سن که گهبرا جائین . اس لئی همین اپنا خیال ذرا وضاحت سی لکهه‌دینا چاهئی .

انقلاب روس کی دوپهلوهین . ایك تو یه که موجوده طرز تقسیم دولت اور قانون ملکیت کوبدلاجائی . اور اس کی عوض ایك نیا نظام ایسا قائم کیا جائی . جس مین انفرادی ملکیت کی بدلی اجتماعی ملکیت کا قانون جاری هو . اور حاصلات زمین وصنعتی مال بیچنی کی لئی نهین بلکه حسب ضرورت استعمال کی لئی پیدا کیاجائی .

انقلاب کا یه پهلو دنیا پر اپنا اثر دال رهاهی . اگر کمیونست انترنیشنل اپنی انتهای نقطه‌نظر مین جلدی کامیاب نه‌بهی هو ، پهربهی وه دنیا مین سیاسی اور اقتصادی طاقت محنت کش طبقه کودلوا کر رهیگی

انقلاب کی اس پهلوسی صرف نظر کرنا سیاسی کوتاه بینی کی دلیل هی . هندوستان نی انقلاب عظیم فرانس سی چشم پوشی کرکی اپنی عظمت کو خاك مین ملادیا . اب اس عالمگیر اهمیت رکهنی والی واقعه سی اغماض کرکی هم نهین چاهتی که وه اپنی موت کی فتوی

پرد۔تخط کردی۔

ھمالیہ، قرہ قورم اور ھندوکش کی مقام اتصال سی چند قدم آگی روس ھم سی ملتا ھی ھماری قطعی رای ھی ، کہ اس غلامی کی (۶۰) سال مین جوکہ ھم نی حاصل کیا ھی، اگروہ ساری کا سارا دیدین اور ننگی وبھوکی رھکر شمال مغربی درون سی قطب شمالی تك رھنی والی قومون کی دوستی خریدلین توھم خسارہ مین نہین رھین گی۔

نہ سنبھلوگی تومٹ جاؤگی ای ھندوستان والو
نہ ھوگی داستان تك بہی تمہاری داستانون مین

اس انقلاب کا دوسرا پہلو مذھب سی علحدگی ھی ، جوروس مین تشدد کا انتہائی درجہ اختیار کرچکی تہی . اگرچہ وہ اس سی کوئی نسبت نہین رکھتی جو دھلی نی سنہ ۱۸۵۸ مین دیکھا . قوم کی ایك حصہ کا دوسری حصہ پرغلبہ اور ایك قوم کا دوسری قوم پر قبضہ یکسان نہین ھوتی . پہر بہی یہ حالت معمولی اورطبعی نہین بلکہ ایك ارتجاع اورری ایکشن کا نیتجہ تہی ، کیونکہ رھنمایان مذھب نی پرانی نظام ایمپراطوری وسرمایہ داری کی حمایت ھین مذھب کو آلہ بنادیا تہا . لیکن حالات کی سکون پذیر ھونی پرمذھب کی مخالفت دھیمی پڑگئی .

روسی کاشتکار ھماری کاشتکارون کی طرح سختی سی اپنی مذھب کا پابندھی . ھماری سامنی ماسکومین پادریون کی کانفرنس ھوئی جس

مین انہونن‌ی سوویت کی اقتصادی وسیاسی پالیسی کی تائید مین ریزولیشن پاس کئی وراہین کسی قدر مذہبی آزادی مل گئی.

اسی طرح قازان مین مسلمان عالمون کی کانفرنس منعقدہوئی، مگر افسوس ھی کی روسی و ترکستانی مسلمان عام طور پر یوروپین سیاست سمجھنی مین اسی دورسی گذر رھی ھین جو ھندوستانی مسلمان سنه ۱۸۷۲ مین گذار چکی ھین . وہ بہت جلد انگریزون کی نمایشی باتون مین آجاتی ھین . اورروس ھی‌کہ کسی حالت مین انگریزی ایمپراطوری نفوذ کوبرداشت نہین کرتا . ہمین حیرت ھوتی ھی، جب ھم ان لوگون کو دیکھتی ھین، جن کی مناقب ھم ھندوستان مین گاتی رھتی ھین .

ھم‌یہ دعوی نہین کرتی کہ روس کی متعلق ھماری معلومات ایسی مستند ھین، جن کی محض نظریات سی بھی تردید نہین ھوسکتی . البتہ ھمین اس‌وقت لطف آیءگا، جب کوئی‌شرقی‌خواہ‌ھماری‌خیال‌کی تردید کی لیءھی‌مشاھدہ وتجربہ کی بناپر واقعات‌جمع کرنی پر آمادہ‌ھوگا. ھمارا مطلب‌یہ ھی،کہ ایشیاتك فیدریشن کا نام لینی والی روسی غلط پروپیگندا سی متاثر نہون . اورگھر مین بیھتہ کر کسی مسئلہ کا مستقل مطالعہ شروع کردین،

ھم نی اپنی پروگرام مین‌جس کوھم‌اپنی‌حیات‌اور ترقی کی‌لیء لازمی سمجھتی ھین‌مذھب کوپورا موقعہ‌دیاھی . اگر ھندوستانی‌مذاھب کی

رهنما سروراجیه جمهوریته کی سیاسی واقتصادی پروگرام کو اپنی هاته‌مین لیکر اسی کامیاب بنانی پر کمر همت باندهلین ، تونه‌انکی مذهب کوکوئ خطره‌هی ، اور نه انکی برخلاف تشـددکا اندیشه . ورنه اقوام اپنا حق حیات قائم رکهنی کی خاطر کسی قسم کی رکاوت کی پرواه نهین کرتین؛ اور هندوستانی بهی اس قاعده سی مستثنی نهین رهین کی .

حرب عمومی کی نتیجه کی طور پر روس، جرمنی، آوستریا، ترکیا مین شاهنشاهی. ختم هوگئی . یه‌سب قومین اب اپنی تعمیر مین مصروف هین . نئی ترکیا کا رقبه بیشك تهورا هوکیا ، مگر اس وقت اس کی طاقت زیاده تهوس بن رهی هی ، جو هر ایك شرقی کی لئی باعث مسرت هوگی . لیکن هماری هندوستانی مسلمان، دنیا کی تمام مسلمانون کی انتر نیشـنل تحریك جمهوری اصـول پر کامیاب بنانا چاهتی هین ، جس کانام «خلافت» هی انمین سی ایسی لوکون کی لئی جوکسی مسلمان سلطنت کی پالیسی کو اپنی رهنمائی کی لئی کافی نهین سمجهتی ، هم اپنا مختصر مطالعه بیان کرنی سی بخل نهین کرتی :

اکر هماری سروراجیه اصول پر ایشیاتك فیدریشن کی لئی موقعه نکلتاهی اور مسلمان قومین اس پروکرام کو اختیار کرنی مین پیچهی نهین رهتین ، تو اس فیدریشن کی سیاسی واقتصادی پالیسی کی اندر رهکر مسلمانون کا ایك سیکشن اسلامی معاملات پر بحث کرنی کی لئی بنایا جاسکتا هی. « گر یه نهین تو بابا وه سب کهانیان هین » .

اس مسئله مین داکتر اقبال کا «خضرراه» هماری صحیح ترجمانی کرتاهی .

هند مین سوراج کا نام لینا (اس کا مطلب مکمل آزادی هو یا مختاریت داخلیه) اور برطانوی قرضه هند کی طرف توجه نکرنا معامله فهمی کی دلیل نهین هو سکتا. هم نی اس مسئله کی مختلف پهلوون پر ایک حدتک غور کرنی کی بعد اسی اپنی پروگرام مین داخل کیا هی.

گرچه بی‌سامان نماید کار ما سهلش مبین
کاندرین کشور گدائی زیب سلطانی بود

عبیدالله

پریزیدنت کانگریس کمیتی کابل
(سابق) ناظم نظارة المعارف دهلی



سرو راجی اصول الاصول
کی تشریح
مین
مجدد لسان دهلی خواجه الطاف حسین حالی
کی مسدس کا اقتباس

سرمایه دار

امیرون کا عالم نه پوچهو که کیا هی   خمیر انکا اور ان کی طینت جدا هی
نه گفتار مین انکی کوئی خطا هی   نه کردار انکا کوئی نا روا هی

وه جو کچهه که هین که سکی کون انکو
بنایا ندیمون نی فرعون انکو

سمجهتی هین سب عیب جن عادتون کو   بهایم سی نسبت هی جن سیرتون کو
چهپاتی هین اوباش جن خصلتون کو   نهین کرتی اجلاف جن حرکتون کو

وه یهان اهل دولت کو هین شیر مادر
نه خوف خدا هی نه شرم پیمبر

نه مظلون کی آه وزاری سی درنا   نه مفلوك کی حال پر رحم کرنا
هواؤ هوس مین خودی سی گذرنا   تعیش مین جینا نمایش په مرنا

سدا خواب غفلت مین بیهوش رهنا
دم نزع تك خود فراموش رهنا

پریشان اگر قحط سی اک جہان ہی — تو بی فکر ہین کیونکہ گہر مین سمان ہی
اگر باغ امت مین فصل خزان ہی — تو خوش ہین کہ اپنا چمن گلفشان ہی

بنی نوع انسان کا حق انپہ کیا ہی
وہ اک نوع نوع بشر سی جدا ہی

کہان بندگان ذلیل اور کہان وہ — بسر کرتی ہین بی غم قوت ونان وہ
پہنتی نہین جز سمور وکتان وہ — مکان رکہتی ہین رشک خلد و جنان وہ

نہین چلتی وہ بی سواری قدم بہر
نہین رہتی بی نغمہ وساز دم بہر

کمر بستہ ہین لوگ خدمتمین انکی — گل ولالہ رہتی ہین صحبت مین انکی
نفاست بہری ہی طبیعت مین انکی — نزاکت سو داخل ہی عادت مین انکی

دواؤن مین مشک انکی اتہتا ہی دہیرون
وہ پوشاک مین عطر ملتی ہین سیرون

یہ ہو سکتی ہین انکی ہم جنس کیونکر — نہین جین جن کو زمانہ مین دم بہر
سواری کو گہورا نہ خدمت کو نوکر — نہ رہنی کو گہر اور نہ سونی کو بستر

پہننی کو کپرا نہ کہانی کو روتی
جو تدبیر التی تو تقدیر کہوتی

محنت کش

مگر اک فریق اور انکی سوا ہی — شرف جس سی نوع بشر کو ملا ہی
سب اس بزم مین جن کا نور و ضیا ہی — سب اس باغ کی جن سی نشو و نما ہی

ہوئی جو کہ پیدا ہین محنت کی خاطر
بنی ہین زمانی کی خدمت کی خاطر

یہ برکت ہی دنیا مین محنت کی ساری جہان دیکھئی فیض اس کا ہی جاری
یہی ہی کلید درفضل باری اسی پر ہی موقوف عزت تمہاری
اسی سی ہی قومون کی یہان آبرو سب
اسی پر ہین مغرور مین اور تو سب

ہلاتی نہ اگلی اگر دست وبازو جہان عطر حکمت سی ہو تا نہ خوشبو
نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو نہ حق پھیلتا ربع مسکون مین ہر سو
حقایق یہ سب غیر معلوم رہتی
خدائی کی اسرار مکتوم رہتی

گلستان مین جوبن گل ویاسمن کا سمان زلف سنبل کی تاب وسکن کا
قد دلربا سرو اور ناورن کا رخ جان فزا لالہ ونسترن کا
غریبون کی محنت کی ہی رنگ وبو سب
کمیرون کی خون سی ہین یہ تازہ رو سب

چنین گر نہ وہ ہون کھندر کاخ وایوان بنین گر نہ وہ شاہ وکشور ہو عریان
جو بوئین نہ وہ تو ہون جاندار بیجان جو چھانتین نہ وہ تو ہو جنگل گلستان
یہ چلتی ہی گاری انہین کی سہاری
جو وہ کل سی بیٹھین تو بیکل ہون ساری

مشقت مین عمران کی کٹتی ہی ساری نہین آتی آرام کی ان کی باری
سدا بہاك دور ان کی رہتی ہی جاری نہ آندھی مین عاجز نہ مینہ مین ہین عاری
نہ لو جیٹھ کی دم تراتی ہی ان کا
نہ تہر ماہ کی جی چھراتی ہی ان کا

کھپاتی هین کوشش مین تاب و توان کو گھلاتی هین محنت مین جسم و روان کو
سمجھتی نہین اس مین جان اپنی جان کو وہ مر مر کی رکھتی هین زندہ جہان کو
بس اس طرح جینا عبادت هی ان کی
اور اس دھن مین مرنا شہادت هی ان کی

محنت کش انسانون کی همدردی
سرور اجی تخیل
کی عظمت

بہت نوع انسان کی غمخوار و یاور هوا خواه ملت به اندیش کشور
شداید کی دریائی خون مین شناور جہان کی پر آشوب کشتی کی لنگر
هر ایك قوم کی هست و بود ان سی هی یہان
سب اس انجمن کی نمود انسی هی یہان
نه احباب کی تیغ احسان کی گھایل نه بیتی سی طالب نه بہائی سی سائل
نه دکھ دردمین سوی آرام مائل نه دریا و کوه انکی رستی مین حائل
سنی هون کبہی رستم و سام جیسی
غیور اب بہی لاکھون هین گمنام ویسی
کسی پرهو سختی صعوبت هی ان پر کسی کو هو غم رنج و کلفت هی ان پر
کہین هو فلاکت مصیبت هی ان پر کہین آئی آفت قیامت هی ان پر
کسی پر چلین تیر آماج یه هین
لتی کوئی راهگیر تاراج یه هین

یه‌هین حشرتك بات پر ارنی والی یه پیمان کو میخون سی هین جرنی والی
یه فوج حوادث سی هین لرنی والی یه غیرون کی هین آك مین پرنی والی

امندتا هی رکنی سی اور ان کا دریا
جنون سی زیاده هی کچه ان کا سودا

جماتی هین جب پاؤن هتتی نهین یه برها کر قدم پهر پلتتی نهین یه
گئی پهیل جب پهر سمتتی نهین یه جهان برهه گئی برهه کی گهتتی نهین یه

مهم بن گئی سر نهین بیتهتی یه
جب اتهتی هین اتهه کر نهین بیهتتی یه

خدانی عطا کی هی جو ان کو قوت سمائی هی دل مین بهت ان کی عظمت
نهین پهیرتی ان کا منه کوئی زحمت نهین کرتی زیرانکو کوئی صعوبت

بهروسی یه اپنی دل و دست و پا کی
سمجهتی هین ساته اپنی لشکر خدا کی



مہابہارت سرو راجیہ پارٹی

[۱] « کانگریس کمیٹی کابل » نیشنل کانگریس مین ایک مستقل پارٹی کی بنیاد رکھتی ھی ، جو ملک مین « سرو راجیہ حکومت » پیدا کری گی. « سرو راجیہ اصول » پر حکومت کی لئی ضروری ھی کہ ؛

(الف) ملک کی بری صنفون یعنی کاشتکار، مزدور اوردماغی محنت کش کوچھوتی صنفون یعنی زمیندار اور سرمایہ‌دار کی طرح جمہوری گورنمنت کی ھرایک شعبہ مین نمانیدگی کاحق انکی تعداد نفوس کی مطابق دیکر اسی محفوظ کردیا جائی ؛

(ب) اقتصادی نظام مستقل طور پر ایسا قائم کیا جائی جو محنت کش طبقہ یعنی کاشتکار، مزدور اور دماغی محنت کش کو قرض وافلاس سی بچانی کا ضامن ہو؛ اور ملک کوایسی خارجی قرضہ کا محتاج نہ بنائی جس سی سیاسی آزادی سلب ہونی کاخطرہ پیدا ہوسکی .

اس پارٹی کانام « مہابہارت سرو راجیہ پارٹی » ہوگا .



اصول ومقاصد

[۲] مہابہارت سروراجیہ پارٹی اپنی سروراجی اصول کی اساس پر مقاصد ذیل کی لئی جد وجہد جاری رکھی گی :

(الف) هندوستان کی مکمل آزادی حاصل کرنا، ملك مین جمهوری نظام قائم کرنا ، هندوستانی مختلف ممالك کو ایك ملك فرض کرکی نئی هندوستانی واحدقومیت پیدا کرنی کی کوشش کو اساس آزادی نه بنانا ؛

(ب) آزاد هندکو ایمپراطوری اور سرمایه‌داری سی همیشه‌کی لئی پاك کرنا ، اور اسی انسانی سوسائتی کی لئی ایك نمونه بنانا ؛

(ج) تمام هندوستانی اقوام کو نظام توافق (فیدرل نظام)مین جمع کرنا ؛

(د) ایشیائی اقوام مین ایمپراطوری اورسرمایه‌داری کی خلاف ایك توافق (سروراجیه ایشیاتك فیدریشن) پیدا کرنا ؛

(ه) اقوام عالم مین شرق کو اس کا حق دلوانا .

[۳] هندوستان کا رقبه یوروپ به استثناء روس کی برابرهی ، اس کی مختلف حصون کی آبادی مین زبان ، معاشرت اورتمدن کی گهری اساسی اختلاف موجود هین ، « سروراجیه پارتی » یقین رکهتی هی که آزادی کی بعدبهی هندوستان مین اس قسم کی اختلافات ضرور موجود رهین گی جیسی آجکل آزادیوروپین اقوام مین پائی جاتی هین، اس لئی «م . سروراجیه پارتی» هندوستان مین کسی غیر طبعی اتحاد پر اعتماد نهین کرتی اور ایسی اتحاد کو اساس آزادی قرار دینی سی قطعا انکار کرتی هی .

(الف) «م. سروراجیه پارتی » هرایك هندوستانی ملك کی محنت کش طبقه کی جدوجهدپراس ملك کی آزادی کومنحصر سمجهتی هی؛

(ب) نظام توافق (فیدرل سستم) کی سواء اور کسی نظام کو هندوستانی وحدت قائم رکهنی والا نهین مانتی .

[٤] «م. سرووراجیه پارتی» نیشنل کانگریس کو اپنی اصول ومقاصد (کرید) منوانی کی جد وجهد برابر جاری رکهی کی .

(الف) «م. س. پارتی» نیشنل کانگریس کرید کی پابندی نهایت سختی سی اپنی اوپر عائد کرتی هی ، تاکه پارتی نظام بی قاعده کشت وخون سی محفوظ رهی ؛ لیکن نیشنل کانگریس کی مجالس عامله مین اس وقت تك شریك نه هوکی ، جب تك پارتی کسی چهوتی یا بری کانگریس کمیتی مین اکثریت حاصل نهین کرلیتی .

(ب) «م.س. پارتی» آزادی کی جدوجهد کو برطانوی مقبوضات هند تك محدود نهین رکهی کی ؛ بلکه هندوستانی ریاستون کو بهی اپنی دائره عمل مین شامل کرتی هی .

(ج) «م. س. پارتی» اپنی سیاسی جد وجهد مین تمام ایسی هندوستانی سیاسی پارتیون کی ساتهه اشتراك عمل کری کی، جو هندوستان کی کامل آزادی کو اپنا مقصد قرار دیتی هین ؛ اور نظام سرمایه داری کی کسی طرح بهی تائید نهین کرتین .

مرکز ومیدان عمل

[٥] «مهابهارت سرووراجیه پارتی» کا مستقل مرکز «دهلی» هوکا اور ثانوی مراکز «لاهور» اور «آکره» رهین کی .

[٦] «م. س. پارتی» هندوستان کی تین قدرتی حصون یعنی

شمال غربی ، شمال شرقی اوردکن مین‌سی اس حصه‌کو جس مین‌دهلی واقع هی ، بطور نمونه اپنـا مرکزی میدان عمل قرار دیتی هی اور اسی « سروراجیه‌هند » کی نام سی موسوم کری کی « م. س. پارتی » فی‌الحال « سروراجیه هند » کی حدود اس‌طرح مقرر کرتی هی : اس کی شمال مین جهیل مانسرور ، کوه‌همالیه ، قره‌قورم اورهندوکش ؛ اس کی‌مشرق‌مین نیپال، بنارس‌اوردریائی چنبل؛ اس کی‌جنوب‌مین‌دریای نربدا اوربحیره عرب ؛ اس کی مغرب مین افغانستان وایران .

[۷] سروراجیه‌هندکو « م . س . پارتی » ایسی‌ملکون‌مین تقسیم کریکی ، جهان ایك قوم آبادهی ، جوایك زبان بولتی‌هی ؛ جس‌کی معاشرت مین عموماً یکسانی‌پائی جاتی هی . ان ممالك مین سی هرایك « سروراجی ملك » کهلائیگا .

(الف) ایك ابتدائی تجویز کی‌طورپر «م.س. پارتی» « سروراجی هند » کو دس سروراجی ملکون مین تقسیم کرتی هی : —

(۱) « بهارت » جس کی زبان‌هندوستانی (اردو) هی ، اس‌مین دوآبه گنگاجمنا اورلکهنو داخل هین اس کی مرکزی شهری دهلی اور آگره هین .

(۲) « جنوب مشرقی پنجاب » جس کا مرکزی شهر امرتسرهی اورزبان پنجابی‌هی .

(۳) « شمال مغربی پنجاب » جس کی زبان پوتهوهاری پنجابی‌هی؛ مرکزی شهر راولپندی هی .

(٤) « جنوب‌مغربی‌پنجاب » جسمین ریاست بهاولپور داخل هی، اس کا مرکزی شهر ملتان اورزبان ملتانی پنجابی هی .

لاهور تینون جمهوریتون کی نظام سی خارج رهیگا .

(۵) «کشمیر» جس کی زبان کشمیری اور مرکزی شهر سری نگرهی.

(٦) «پشتانیه» (یعنی صوبه سرحدی شمال مغربی) جس کی زبان پشتو اور مرکزی شهر پشاور هی .

(۷) « بلوچستان » کی زبان بلوچی اور مرکزی شهر کوئٹه وقلات هین .

(۸) « سندهه » کی زبان سندهی اور مرکزی شهر کراچی هی.

(۹) « گجرات » کی زبان گجراتی اور مرکزی شهر احمد آبادهی.

(۱۰) «راجپوتانه» کی زبان هندوستانی (هندی) اورمرکزی شهر اجمیرهی .

(ب) هرایك سروراجی ملك مستقبل مین ایك « سروراجیه جمهوریته » هوگا، جواپنی اقتصادی ، تمدنی اورسیاسی آزادی محفوظ رکهتی هوئی « متوافق جمهوریات هند » (اندین فیدرل ری پبلکس) کی لئی اکائی بنیگا .

ممبر اور رضا کار

[۸] هرایك سروراجی ملك کاباشنده مرد وعورت بلاتفریق نسل ومذهب اپنی ملك کی« سروراجیه پارتی »کاممبر بن سکتاهی ، اگروه

(الف) نیشنل کانگرس کرید مانتاهو ؛

(ب) سروراجیه پارتی کی اصول ومقاصداورپروگرام کو وفاداری سی مانتاهو ؛

(ج) پارتی کی انضباطی احکام کی پابندی کا یقین دولائی؛

(د) اپنی ضروریات زندگی اپنی ملك کی متوسط الحال زراعت پیشه اشخاص سی نه برهائی ؛

(ه) اپنی ضروریات زندگی سی زائد جائداد اگر رکھتا هو، تو پارتی کی نام منتقل کردی .

تشریح : جب تك پارتی ، ممبرون کی جائداد کو اپنی تحویل مین لینی کا فیصله کری ، اس وقت تك وه جائداد انهی ممبرون کی پاس امانت رهی گی .

[۹] هر ایك سرو راجی ملك کا باشنده مرد وعورت بلاتفریق نسل و مذهب اپنی ملك کی « سرو راجیه پارتی » کا رضا کار بن سکتا هی، اگر وه ممبری کی پهلی تین شرطین پوری کرتا هو .

(الف) هر ایك رضا کار کا فرض هوگا که اگر وه ایك هندوستانی عورت یا ایك هندستانی مذهبی مقدس مقام کو خطره مین دیکھی تو اس کی مدافعت مین جان تك لرانی سی دریغ نه کری .

(ب) هر ایك هندو رضا کار نه صرف پرانی اچھوتون سی برابری کا سلوك کری گا ، بلکه اس کا فرض هوگا که تمام ایسی لوکون کی ساتھه جنهون نی هندوستان کو مستقل طورپر اپنا وطن بنالیا هی ، بلاتفریق نسل ومذهب مساوات اور محبت کا سلوك کری .

(ج) هر ایك مسلمان رضا کار کا فرض هوگا که وه گاوکشی بند کرنی مین کانگریس کمیتی کابل کی اس فیصله کا پابند رهی .

فیصله : کانگریس کمیتی کابل کو معلوم هی که اسلامی دنیا کی تمام اهل الرای اپنی نکبت کا واحد سبب هندوستان کی غلامی کو قرار دیتی

هین اور جب انہین بتلایا جاتا هی، که هندوستانی مسلمانون کا گاو کشی پر اصرار کرنا بهی هندوستان کی آزادی مین ایك رکاوت هی ، تو وه هندوستانی مسلمانون کی اس طرز عمل کو سخت نفرت سی دیکهتی هین . اس لئی « کانگریس کمیتی کابل » کا فیصله هی که کم از کم مخلوط آبادی مین گاؤ کشی قطعاً بند کردی جائی .

[۱۰] ایك مکمل جیش رضا کاران مین (۳۰۰) رضا کار هونگی جس کی دس دستی (۱۰) رضا کار افسرون کی ماتحت کام کرین گی ؛ لیکن اس کی قیادت تین پارتی ممبرون یعنی ایك قائد اور دو نائب قائد کی هاته مین هوگی .

مجالس آمره و عامله

[۱۱] جس وقت ایك « سروراجی ملك » مین کم از کم (۱۰۰) پارتی ممبر پیدا هوجائین گی اور ایك جیش رضا کاران مرتب هوجائی گا ، تو ممبرون اور رضا کارون کی مشترکه کانفرنس منعقد هوگی ؛ جسی اس ملك کی « سروراجیه کانفرنس » کها جائیگا . اس کانفرنس مین ان تمام پارتیون کی ممبر بطور مشیر شامل هوسکتی هین ، جن کی ساته « سرو راجیه پارتی » اشتراك عمل کا فیصله کرچکی هی . لیکن رای دینی کا حق پارتی ممبرون اور رضا کارون تك محدود رهیگا .

(الف) « سروراجیه کانفرنس » اپنی ملك کی « سرو راجیه پارتی » کی تمام قانونی ، مالی اور انتظامی اختیارات کی مالك هی . کانفرنس اس قانون اساسی کی تشریح و تکمیل کری گی ؛ (۲۰) پارتی ممبرون

پر مشتمل اپنی « سرو راجیه عامله کمیتی » منتحب کری گی ، جسی انتظامی اورمالی اختیارات حاصل هونگی . کانفرنس اس کی تمام کار روائی کی نگرانی و تصدیق کرتی رهی گی .

(ب) هر « سرو راجیه کانفرنس » کا سب سی پهلا کام دوحصون مین تقسیم هوتا هی :

اول یه‌که اپنی ملك کی حاجت مند محنت کش طبقه‌کی پرانی قرض ادا کری ، انهین دوباره قرض مین مبتلا هونی سی بچائی ؛ اور جهان مسلمانون کا افلاس گاؤکشی بند کرنی مین مانع هو انکی مددکری.

دویم یه‌که بوطانوی قرض هندجو سیاسی آزادی کو سلب کررها هی ، اس کا جس قدر حصه اس کی ملك پر عائد هوتا هی ، اس کو ایسی قرض مین تبدیل کری ، حسمین سیاسی آزادی سلب هونی کا خطره نه هو.

(ج) اس کام کی تکمیل کی لئی « کانفرنس » مختلف صورتون مین پارتی فند جمع کری گی :

(١) پارتی ممبرون کی منتقله جائداد اپنی قبضی مین لیگی ؛

(٢) مستطیع رضا کارون سی چنده لیا کری گی ؛

(٣) سوشل ریفارمرون اورحامیان انسانیت‌سی صدقات‌وصول کری گی ؛

(٤) ملك کی هرایك متنفس سی اقتصادی آزادی حاصل کرنی کی لئی « تیکس آزادی » وصول کری گی ؛

(٥) اولا اپنی ملك سی ثانیا دوسری سرو راجیه ملکون سی اور هندوستان کی دوسری حصون سی قرض حاصل کری گی .

(د) هر «سرو راجیه کانفرنس» کا اصلی اور اهم کام اپنی ملك کی «سرو راجیه جمهوریته» پیدا کرنا هی ؛

اس کی لئی وه محنت کش طبقه کو سیاسیات کی تعلیم دیگی، انکی تنظیمات اس طرح درست کری گی که وه اپنی ملك کی حکومت کی هرایك شعبه مین اپنی تعداد نفوس کی مطابق نمایندگی حاصل کرسکین .

(ه) «سرو راجیه عامله کمیتی» ایك سال کی لئی منتخب هوا کری گی ؛ اور کانفرنس سال مین دو دفعه ماه حمل (اپریل) اورماه میزان (اکتوبر) مین منعقد هوگی .

(و) بوقت ضرورت سروراجیه عامله کمیتی کی فیصله پر یا (٤٠) ممبرون کی متفق درخواست پر کانفرنس بلائی جاسکتی هی .

(۱۲) «سروراجیه عامله کمیتی» اپنی خاص کامون کی لئی چهه ماتحت انجمنین بنائی گی؛ جن مین کمیتی، پارتی ممبرون کی ساتهه رضا کار بهی اپنی انتخاب سی شامل کری گی . بوقت ضرورت ان انجمنون مین پارتی پروگرام سی همدردی رکهنی والی تنخواه دار اصحاب بهی شامل کئی جاسکتی هین .

(الف) «انجمن تنظیم» جو هرایك پرگنه، تحصیل اورضلع مین اپنا دفتر کهولی گی ، جو

(۱) کسان سبهائین ، انجمن مزدوران ، دماغی محنت کشون کی محافل اور طالب علمون کی مجالس مسامره قائم کرین گی؛ یا ایسی مجالس کو اپنی تنظیم مین شامل کرین گی ؛

(۲) پارتی فند جمع کرین گی ، جس مین ممبرون کی منتقل شده جائدادین ، پارتی قرض ، تیکس آزادی اوروه تمام مالی امداد داخل

هی ، جو انسانیت کی همدرد ، سواراج کی همدرد اور سروراج کی همدرد لوگون سی ملی گی .

(۳) محنت کش طبقه کی حاجتمند افرادکی فهرستین طیار کرین گی ، که ان پر کس قدر قرض هی ، اور مستقبل مین انکوکس قدر روپیه بطور امداد اور کس قدر بطور قرض بلا سود ملنا چاهیٔ .

(ب) « انجمن نشر تشویقات » جو اپنی ملك کی عام زبان مین ایك « سروراجیه اخبار » جاری کری گی ؛ پارتی پروگرام کی متعلق لتریچر ایك لائبریری مین جمع کری گی، جس کی شاخین هر دفتر تنظیم کی ساتهه قائم هونگی ؛ ملك کی تمام یونی ورستیون مین پارتی پروگرام بطور نصاب داخل کرانی کی کوشش کری گی ؛ ایسی مکاتب نبائی گی ، جهان پارتی پروگرام پرهانی کی ئی اعلی معلم تیار هون .

(ج) « انجمن انضباط » (جس مین پارتی ممبرون اور رضا کارون کی سواء اور کوئی شامل نهین هوسکتا) پارتی ممبر اوررضا کاربهرتی کری گی ؛ انضباط کی لئی هدایات نافذ کیا کری گی ؛ پارتی ممبرون اور رضا کارون کی ضروریات کا انتظام کری گی ؛ انکی خدمات کا حساب لیا کری گی. اس انجمن کی احکام ممبرون اور رضا کارون کی لئی قطعی هین .

(د) « انجمن کو اپیریتو بنك » (جس مین مالیات کی تنخواه دار ماهر بهی شامل کئی جائین گی) پارتی فندسی ایك « سروراجیه کواپیر یتوبنك » کی بیناد دالی گی . اس مین .

(۱) حامیان انسانیت، سوشل ریفار مرون، همدردان سواراج اور همدردان سرو راج کی صدقات جمع کئی جائین گی ، جو محنت

کش طبقه کی حاجتمندون کو بطور امداد یا بطور قرض بلا سوددئی جائین گی؛ اسی سی اس طبقه کی پرانی قرض ادا کی جائین گی .

(۲) کاروباری لوگون کی عموماً اور محنت کش طبقه کی امانتین خصوصاً اس مین جمع کی جائین کی ، اور کواپریتوسوسایٹیون مین بطور سرمایه لگائی جائین گی . ار باب الاموال بجائی سودلینی کی نفع و نقصان مین شریك رهین گی .

(۳) سرو راجیه بنك ، بیرونی ممالك سی سودی لین دین کرنی پر مجبورهی . اسی مستثنی قراردیکر یه بنك سرو راجیه هند ، مین کسی طرح کا سودی لین دین نهین کریکا .

(ه) « نجمن کو اپیریتوسوسائٹیان » سرو راجیه بنك سی سرمایه لیکر سرو راجیه شرکت هائی تعاون کهولی گی ، جوزراعتی پیداوار اور ضروریات محنت کش طبقه کی تجارت کرین گی؛ محنت کش طبقه مین امداد اور قرض بلاسود ایهی شرکتون کی توسط سی تقسیم هوگا .

(و) «انجمن محاسبه دیون جو»

(۱) مقروض محنت کش طبقه کی پرانی قرض کی ادائیگی اپنی ضمه لیکر پنچایتی فیصله سی رقوم واجب الاداء معین کری گی . جس کو سرو راجیه بنك اپنی صیغه جمع صدقات سی ادا کری گا .

(۲) « برطانوی قرضه هند » کا جس قدر حصه اس ملك پر عائد هوتا هی ، اس کی ادائیگی کی لئی سوسائٹی کی مختلف طبقات کی مناسب شرح « تیکس آزادی » معین کری گی؛ اپنی ملك سی قرض آزادی لی گی؛ « سرو راجیه هند » اور هندوستان کی دوسری حصون مین قرض آزادی کا انتظام کری گی .

(١٣) « سروراجيه كانفرنس » منعقد هونى سى پهلى جس وقت ايك « سرو راجي ملك » مين پارتى ممبرون كى تعداد (٢٠) تك پهنچ جائى تو وه اپنى ملك كى لئى « انجمن نشر تشويقات » بنائين كى ، جو عارضى طورپه اس ملك كى « سرو راجيه عامله كميتى » كى تمام فرايض انجام دى كى .

(١٤) كم از كم تين سرو راجي ملكون كى (٣٠٠) پارتى ممبرون اور (٩٠٠) رضا كارون كى مشتركه كانكريس « سرو راجيه هند » كى تمام پارتيون كى باهمى معاملات اور خارجيه تعلقـات مين اعلى اختيارات كى مالك هى . اسى « مهابهارت سروراجيه كانكريس » كها جائيكا .

اس كانكريس مين ان تمام پارتيون كى ممبر بطور مشير شريك هو سكين گى، جن كى ساتهه پارتى اشتراك عمل كا فيصله كرچكى هى؛ ليكن ان كو راى دينى كا حق حاصل نه هوكا .

(الف) يه كانكريس اس اساسى قانون كى ايسى دفعات كى تشريح وتكميل كرى گى ، جو ان مطالب سى تعلق ركهتى هين . نيز اپنى انتظامى ، مالى اور عدالتى اختيارات اپنى نمايندهمجلس «مهابهارت سروراجيه مركزى كميتى » كو تفويض كركى اس كى كار روائيون كى نكرانى وتصديق كرتى رهى گى .

(ب) يه كانكريس سال مين ايك دفعه انعقادپذير هوگى. اس كى اجلاس دو حصون مين تقسيم هونكى : اول سروراجيه هند كى داخليه معاملات كى متعلق دويم سرو راجيه توافق ايشيائى كى

خارجیه معاملات کی متعلق . اس کانگریس کي لئی ایك مستقل قانون بنایا جائیگا .

(ج) اس کانگریس کا پہلا کام دو حصـون مین منقسم هی :
اول یه‌که طبقه محنت‌کش کی ضروریات پورا کرنی مین جس سروراجی ملك کو قرض کی ضرورت هو اس کی لئی دوسری سروراجی ملکون اور هندوستان کی دوسری حصون سی قرض حاصل کرنی کا انتظام کری ؛
دویم یه‌که « سروراجیه هند » پر جس قدر « برطانوی قرضه » عائد هوتا هی ، اسی ایسی قرض مین تبدیل کرنی کی لئی جس سی سیاسی آزادی کو نقصان نه پہنچتاهو بیرونی ملکون سی قرض لینی کا انتظام کری . اس کی لئی یه‌کانگریس ایك « مرکزی سروراجیه کواپیریتوبنك دهلی » قائم کری گی ، جس سی تمام « سرو راجی کواپیریتوبنك » وابسته هونگی ، اور جس کی شاخین ایشیائی ممالك مین اور ایجنسیان یوروپ وامریکه مین کهولی جائین گی .

(د) اس « کانگریس » کا دوسرا کام یه‌هی‌که « سروراجیه‌متوافق جمهوریات هند » پیدا کری . اس کی‌لئی یه کانگریس سروراجی‌ملکون کی حدود معین ومشخص کری‌گی ؛ قومی اور مذهبی احتلافات کا تصفیه کرنی والی عدالتی پنچائتین بنائی گی .

(ه) اس کانگریس کا خارجیه‌معاملات معین « سروراجیه‌توافق ایشیائی » پیدا کرنا اهم کام‌هی . اس کی لئی اس کانگریس کی‌اجلاسون مین ایشیائی اقوام شامل هونگی .

(و) یه کانگریس ایشیائی ممالك مین « سروراجیه توافق‌ایشیائی »

کی مراکز اور یوروپ وامریکہ مین « سرو راجیہ دفاتر استخبارات » (انفرمیشن بیورو) کھولی گی .

(١٥) « مہابہارت سروراجیہ مرکزی کمیتی » مین (١٠٠) پارتی ممبر ہونگی ؛ اس کی مختلف انجمنون مین پارتی ممبرون کی سواء اور کوئی شریك نہ ہوسکی گا .

اس مرکزی کمیتی مین ہرایك سروراجی ملك کی ممبر اس ملك کی تعداد نفوس کی لحاظ سی منتخب ہونگی .

(١٦) جس وقت تك « مہابہارت سرو راجیہ مرکزی کمیتی » منتخب نہین ہوتی ، عارضی طورپر « کانگریس (سرو راجیہ) کمیتی کابل » اس کی تمام فرایض انجام دیتی رہی گی .

(الف) « کانگریس سرو راجیہ کمیتی کابل » جب تك « مہابہارت سرو راجیہ مرکزی کمیتی » کی باقاعدہ نمایندگی نہین حاصل کرتی ، اس وقت تك کسی خارجی اقتصادی معاملہ کی تکمیل نہین کرسکتی .

(ب) « کانگریس سرو راجیہ کمیتی کابل » اپنی ضرورت کی موافق ایشیائی ممالك مین اپنا مرکز تبدیل کرسکتی ہی .



سرور راجیہ جمہوریتہ
کی سیاسی واقتصادی اصول اساسیہ

(١٧) ہرایك سرو راجیہ جمہوریتہ مین تمام ایسی لرکی اور لرکیون کی لئی جو مکتب جانی کی عمر رکھتی ہین ابتدائی مفت

اور لازمی تعلیم کا اور ثانوی مفت تعلیم کا انتظام کرنا حکومت کا فرض ہوگا .

(الف) یہ بہی ضروری ہی کہ مکتب نجانی والی مردوعورت کی لئی تعلیم کا خاص انتظام کیا جائی .

(ب) م . س. پارتی اردو رسم الخط کو ایسی لوگون کی آسانی کی لئی مقطوع حروف مین لکھنی کی تائید کرتی ہی .

(۱۸) ہرایك سرور راجیہ جمہوریتہ مین (الف) کسانون اوران سی تعلق رکھنی والی پیشہ ورون کی « کسان سبہائین » (ب) فیکتری اور کارخانہ مین کام کرنی والی مزدورون کی « انجمن ہائی مزدوران » (ج) دفترون اور تعلیم گاہون مین کام کرنی والون کی «محافل محنت کشان دماغی » بنانی کا ناقابل تنسیخ حق محنت کش طبقہ کو حاصل ہوگا ؛ جن مجالس کی توسط سی وہ لوگ اپنی مطالبات پیش کرین گی، اور انتخابات مین حصہ لین گی . محنت کش طبقہ کو حکومت سی ناراض ہونی کی صورت مین بہی ان مجالس کی فیصلہ پر استرائك کا حق حاصل ہوگا .

(۱۹) سرو راجیہ جمہوریتہ کی پنچایت (پارلیمنت) کو تمام قانونی، مالی اور عدالتی اختیارات حاصل ہونگی . اس کی انتخابات مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل مین آئین گی :

(الف) ہر عاقل بالغ مرد وعورت کو جو کسی اخلاقی جرم مین سزایاب نہ ہو چکا ہو، اس پنچایت کی انتخابات مین رای دینی کا حق حاصل ہوگا .

(ب) کسانون ، مزدورون اوردماغی محنت کشون کو اپنی سبہاون ،

انجمنون اور محفلون کی توسط سی اپنی تناسب آبادی کی مطابق نمایندی بہیجنی کا حق حاصل ہوگا .

(ج) سوسائتی کی دوسری صنفون یعنی زمیندار ، ساہوکار ، سرمایہ‌دار اورتاجر کوانکی تعداد نفوس کی مطابق حق نمایندگی ملی گا . کسی صورت مین بہی انکی اہمیت کی بناپر انکو تعداد نفوس سی زیادہ حق نمایندگی نہین دیا جائیگا .

(د) ان مالدار اصناف مین سی اگر کوئی صنف سرو راجیہ جمہوریتہ کی اقتصادی وسیاسی اصول اساسیہ کی مخالفت کری گی ، تو ایك محدود وقت تك اس کا حق نمایندگی سلب کیا جا سکتاھی . جس کی لئی علحدہ قانون بنایا جائیگا .

(۲۰) فوائد عامہ کی تمام ذرایع قومی ملکیت قراردئی جائین گی .

(۲۱) انفرادی ملکیت (منقولہ و غیر منقولہ) محدود کردی جائی گی . معین حد سی زیادہ جائداد قومی ملکیت قراردی جائی گی .

(الف) ادنی درجہ ملکیت کی تشخیص « سرو راجیہ کانفرنس » کا کام ھی .

(ب) مالدارون پر متزاید تیکس لگایا جائی گا . جس کی آخری حد (۵۰) فیصدی تك ہوگی .

(۲۲) ملك کی اراضی قومی ملکیت قراری دی جائین گی ، اور نظام زمنیداری منسوخ کر دیا جائیگا . کسان اور گورنمنت کی سواء کسی کو اراضی سی تعلق نہ ہوگا .

(الف) سرو راجیہ ہند کی ان جمہوریتون مین جہان مسلمانون کی اکثریت ھی ، « م . س . پارتی » فاروق اعظم کی فیصلہ کی مطابق

زمینداروں کو ملکیت اراضی چھوڑنی اور امام ابوحنیفة کی فیصلہ کی مطابق مزارعة چھوڑنی پر مجبور کری گی . زمینداروں کو فقط گورنمنت ایجنت کی طور پر کام کرنی کا موقعہ دیا جائیگا .

(ب) ایسا ھی طرز عمل « سرو راجیہ هند » کی ان تمام جمہوریتوں مین اختیار کیا جائیگا ، جہاں اکثریت آبادی کا مذھب اس اصول کی تائید کرتا ھی ؛ یا سیاسی بیداری عام ھو چکی ھی .

(ج) جن جمہوریتوں مین اکثریت آبادی کا مذھب اس کی تائید نہین کرتا ، اور وھان سیاسی بیداری بھی عام نہین ھی ، تو ان جمہوریتوں مین اولاً ملکیت زمین محدود کرنی پر اکتفاء کیا جائیگا ؛ اور سیاسی بیداری عام ھونی پر اراضی کی انفرادی ملکیت منسوخ کردی جائی گی .

(د) ھر کاشتکار خاندان کو اس قدر اراضی ضرور دی جائی گی ، جس قدر وہ خود کاشت کر سکی . اس زمین پر اس خاندان کا دوامی حق کاشت ایسی قانون کی ذریعہ سی محفوظ کر دیا جائیگا ، جو کسان سبھاؤں کی کونسل کی مشوری سی بنایا جائیگا .

(ہ) کاشتکار سی گورنمنت کل پیداوار کا ⅕ حصہ کسان سبھاؤں کی توسط سی بطور خراج وصول کری گی .

(و) قومی ملکیت مین دی ھوئی اراضی کا انتظام گورنمنت کسان سبھاؤں کی کونسلوں کی زیر اہتمام رکھی گی .

(ز) کسان سبھاؤں کو سرکاری امداد بصورت قرض بلا سود دی جائی گی ؛ اور انکی لئی زراعتی مشینری نرم شرائط ادائیگی پر مہیا کی جائی گی .

(ح) کسان آبادی کی لئی حکومت مفت طبی امداد کا انتظام کری گی .

(۲۳) سودی لین قطعاً بند کر دیا جائیگا . محنت کش طبقه کی پرانی قرضی بی باق کردئی جائین گی. حاجت مندون کو امداد یا قرض بلاسود دینی کا مستقل انتظام هوگا .

(۲٤) داخلی تجارت سرو راجیه کو اپریٹو سوسائٹیون اور خارجی تجارت « حکومت متوافق جمهوریات هند » کی توسط سی عمل مین آئی گی . تجارت پیشه افراد کوان سوسائیٹیون مین شرکت کا موقعه دیا جائیگا .

(۲٥) قومی ملکیت مین دی هوئی کارخانی اور فیکتریان « انجمن مزدوران » کی کونسلون کی زیر اهتمام چلائی جائین گی، اور مزدورون کو نفع مین حصه دیا جائیگا .

(الف) مزدورون کی کام کا ایك دن (٦) گهنتی کا سمجها جائی گا . هندوستانی مزدور کو سرد ملکون کی مزدورون کی طرح ٦ گهنتی سی زیاده کام کرنی پر مجبور نهین کیا جائیگا . « م.س.پارتی» دماغی محنت کشون اور جسمانی محنت کشون مین تفریق سوسائتی کی لئی مضر سمجهتی هی .

(ب) مزدورون کی ادنی شرح مزدوری حکومت کی قانون سی مقرر هوگی . اور اسی طرح بچون اور عورتون کی اوقات محنت اور بر هاپی ، بیماری ، حادثه ، حمل اور بیکاری کی لئی الاؤنس خاص قانون مین تعیین کئی جائین گی . ان قوانین پر انجمن مزدوران کی مطالبه پر نظر ثانی هوتی رهی گی .

(ج) مزدوروں کی خاندانوں کی لئی حکومت مفت طبی امداد مہیا کری گی ؛ اور انکی لئی ستھری گھرون کا انتظام کری گی .

(٢٦) غیر مستقیم محصولات مثلا ریل کا کرایہ ، داك کا محصول ، نمك کا محصول و غیرہ مستقل طور پر محدود کردئی جائین گی . ضروریات زندگی اور اعلی تعلیم سستا رکھنا حکومت کا اہم فرض ہوگا .

(٢٧) برطانوی قرضہ ہند سی اپنی اقتصادی آزادی حاصل کرنی کی لئی « تیکس آزادی » ہر ایك متنفس کو ادا کرنا ہوگا .



سرو راجیہ جمہوریتہ
کی قومی اور مذہبی اصول اسیاسیہ

(٢٨) اگر کسی سرو راجیہ جمہوریتہ مین ایك اہم اقلیت آباد ہی ، جو اپنی علحدۃ قومیت قائم رکھنا ضروری سمجھتی ہی ، تو « مہابھارت سرو راجیہ مرکزی کمیتی » اس اقلیت کو اپنی علحدہ جمہوریت بنانی کا اختیار دی سکتی ہی .

اس صورت مین اس جمہوریت کو اس قوم کی اصل آبادی سی زیادہ اس قدر علاقہ ضرور دیا جائیگا ، جس سی وہ اپنی اقتصادی اورتمدنی ضرورتون کی حفاظت کرسکی . اس قسم کی اقلیت کی مثال پنجاب مین سکھہ قوم ہی ، جس کی لئی « کانگریس کمیتی کابل » نی امرتسر کی جمہوریتہ علحدہ کردی ہی .

(۲۹) هرایك سرو راجیه جمهوریته اپنی اکثریت والی آبادی کی مذهب کو اپنا ستیت مذهب بنا سکتی هی ، اگر اس مذهب کی رهنما اپنی مذهب کا ایسا مجموعه احکام پیش کرنی مین کامیاب هو جائین ، جو « مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی » کی فیصله مین « سرو راجیه جمهوریته کی سیاسی واقتصادی اصول اساسیه » کی خلاف ارتجاعی مواد سی پاك هو . اس صورت مین لازمی طور پر اس جمهوریته کا پریزیدنت اس مذهب کی پیروکارون مین سی منتخب هوگا.

(الف) جس صورت میں اکثریت والی آبادی کا مذهب ستیت مذهب بن گیا ، اس صورت مین اگر کسی اقلیت کا مذهب بهی « مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی » کی فیصله مین اس شرط کو پورا کرتاهی ، تو اسی بهی اپنی پیرؤون کی تناسب آبادی کی لحاظ سی مذهبی معاملات مین سرکاری امداد حاصل کرنی کا حق هوگا .

(ب) ایسی مذاهب کو جو پارتی پروگرام کا سرو راجیه جمهوریته کی سیاسی واقتصادی اصول اساسیه مین ساتهه نهین دی سکتی ، فقط اسی صورت مین مذهبی تعلیم کی آزادی دی جائی گی ، جبکه اس کی پیروکار مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی کو اطمینان دلادین که وه سیاسی معاملات مین حصه نهین لین گی .

(ج) بلا استثنا تمام مذاهب کی مقدس مقامات قانوناً متبرك سمجهی جائین گی . ان محدود رقبون کی لئی « مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی » خاص قانون بنائی گی .

اسی طرح اگر کسی قوم کی مرکزی تعلیم گاه دوسری قوم کی

احاطه مین واقع هو ، تو وه بهی خاص قانون کی ذریعه سی محترم قراردی جائی گی .

(۳۰) ایك سرو راجیه جمهوریته اگر کسی مذهب کو سرکاری مذهب بناتی هی ، یا اگر کسی مذهب کو تسلیم کر لیتی هی، تو وه

(الف) ان مذاهب کی تعلیم گا هون اورمذهبی مقدس مقامات کو انکی تعداد نفوس کی تناسب سی سرکاری امداد دی گی ؛

(ب) ان مذاهب کی تهوارون پر سرکاری تعطیل منائی گی ؛

(ج) اگر انمین سی کسی مذهب کی پیروکار اپنی مرضی سی کسی خاص ضرورت کی لئی اپنی اوپر کوئی خاص تیکس عائدکرین، تو حکومت اس تیکس کی جمع آوری مین مدد دی گی ؛

(د) اشاعت مذهب کی لئی کسی مذهب کو سرکاری امداد نه‌دی جائی گی .

(۳۱) هندوستانی مذاهب کی باهمی تنازعات فیصل کرنی کی لئی « م. س. مرکزی کمیتی » هرایك سرو راجیه جمهوریته مین عدالتی قانون کی موافق ایك « ثالثی پنچایت » بنائی گی .

(الف) اگر ایك خاندان مین سی ایك عورت باپ یا خاوند یا بیتی کی رفاقت کی بغیر اپنا مذهب تبدیل کرتی هی ، تو اس عورت کا اس پنچایت کی سامنی امتحان هوگا ؛ اور وه‌اس پنچایت کی‌اجازت کی سواء اپنی خاندان سی جدانه هوسکی گی .

(ب) اگر اس پنچایت کی سامنی کسی مذهب کی پیرو کارونپر مذهب کی نام سی عورتون کی اغواء کا الزام کئی بارثابت هوچکاهو،

تو اس مذهب کی سرکاری امداد (اگر اسکو امداد ملتی هی) بند کردی جائی گی ؛ جب تك اس مذهب کی پیروکار م.س. مرکزی کمیتی کو مطمئن نه کردین .

حکومت متوافق سرو راجیه جمهوریات هند
(اندین فیدرل سرو راجی ری پبلیکن سٹیت)

[٣٢] هر ایك « سرو راجیه جمهوریته » اپنی اقتصادی ، تمدنی اور سیاسی آزادی کو محفوظ کهتی هوئی « حکومت متوافق سرور راجیه جمهوریات هند » کا آزاد رکن رهی گی .

(الف) حکومت متوافق سرور راجیه جمهوریات هند کا دارالصدر دهلی هوگا . سرو راجیه هندمین اس حکومت کی دوثانوی مراکز لاهور اور آگره بنائی جاتی هین ؛ تا که اسی نمونه پر شمال مشرقی هنداوردکن مین اس فیدریشن کی ثانوی مراکز بنانی مین آسانی هو.

(ب) سرو راجیه هند کی جمهوریات « کشمیر » « شمال مغربی پنجاب » « شمال مشرقی پنجاب » « جنوب مغربی پنجاب » « پشتانیه » « بلوچستان » اور « سنده » جن کی آبادی (٣) کرور هی لاهور سی تعلق رهتی هین . انکی مشترك زبان هندوستانی (اردو) هوگی . اور جمهوریات « بهارت » « راجپوتانه » « گجرات » آگره کی حلقه مین داخل هین ؛ انکی مشترك زبان هندوستانی (اردو، هندی) هوگی.

(ج) اس فیدریشن کی مراکز مقامی جمهوریتون سی علحده رکهی جائین گی . انکی حکومت کی لئی خاص قانون بنایا جائی گا .

[٣٣] اس فیدریشن مین هر ایك سرو راجیه جمهوریته کو اس

کی تناسب آبادی ؛ اقتصادی ، تمدنی اورفوجی اهمیت کی لحاظ سی حق نمایندگی دیا جائیگا . حکومت متوافق جمهوریات هند اور سرو راجیه جمهوریتون کی باهمی تعلقات معین کرنی کی لئی « مهابهارت سرو راجیه کانگریس » ایك خاص قانون بنائی گی .

[٣٤] « حکومت متوافق سرو راجیه جمهوریات هند » مین مذهب کو حکومت سی جدا کر دیا جائیگا ؛ اوراس حکومت کو نه تو کسی خاص مذهب سی تعلق هوگا اورنه اسی اپنی مشتمله جمهوریتون کی مذهب مین دخل دینی کا حق هوگا ؛ بشر طیکه ان جمهوریتون کی مذاهب ان شرایط کو پورا کرتی رهین ، جن پر ان کو «م. س. پارتی » نی تسلیم کیاهی .

[٣٥] ایك خاص وقت تك هندوستانی ریاستین بهی «حکومت متوافق جمهوریات هند » مین شامل هو سکتی هین ، اگران کی حکمران اپنی حکومت کی اختیارات اپنی ملك کی « سرو راجیه پارتی» کی هاتهه مین دیدین ، اوراپنی لئی فقط اتنی اختیارات پر اکتفا کرین ، جواس وقت ایك قانونی حکمران کو کم ازکم درجه پر حاصل هین .

[سرو راجیه نظام توافق ایشیائی
[سرو راجیه ایشیاتك فیدریشن]

[٣٦] « م . س . پارتی » یقین رکهتی هی ، که آزاد هندوستان مین کوئی نظام حکومت کامیاب نهین هوسکتا ، جب تك که ایشیائی اقوام عموماً اسی نظام کو منظور نه کرلین . اس لئی « م . س . پارتی» ایشیائی ممالك کا ایمپراطوری اور سرمایه داری کی خلاف توافق پیدا کرنا ضروری سجهتی هی . م . س . پارتی اس تحریك مین مرکزی جماعت کا کام کری گی .

(الف) « م . س . پارتی » روس کونیم ایشیائی ممالك مین شمار کرکی « ایشیاتك فیدریشن » کاممبر تسلیم کرتی هی .

(ب) غیرایشیائی پس مانده ممالك مصر ومراکش بہی اپنی ایسی پارتیون کی توسط سی جو ایمپراطوری اور سرمایه‌داری کی مخالفت مین پیدا هون ، ایشیاتك فیدریشن مین شامل هوسکتی هین .

(ج) جن ایشیائی ممالك مین اس وقت شاهی حکومت قائم هی ، اگر وهان کی مخالف ایمپراطوری وسرمایه‌داری پارتیان برسرحکومت بہی آجائین تواس حالت مین بہی وه « ایشیاتك فیدریشن » مین شامل هو سکتی هین .

[۳۷] « م . س . پارتی » اس مقصد کی تکمیل مین ایشیائی ممالك کی سوشیالست پارتیون پر اعتماد کری گی یاایسی پارتیون پر جوکاشکار مزدور اور دماغی محنت کش صنفون کی صنفی مفاد کی محافظ هون .

(الف) مهابهارت سرور اجیه کانگریس کی جواجلاس «ایشیاتك فیدریشن » کی لئی مخصوص هونگی ، انمین جس طرح ان هندوستانی پارتیون کی نمائیدی بطور ممبر شریك هوسکین گی ، جن سی پارتی اشتراك عمل کا فیصله کرچکی هی ، اسی طرح ایشیائی ممالك کی مخالف ایمپراطوری وسرمایه‌داری پارتیون کی نمائیدی بہی بطور ممبر شریك هونگی .

(ب) مهابهارت سرو راجیه کانگریس کی جو اجلاس ایشیاتك فیدریشن کی لئی مخصوص هونگی ، ان مین یوروپ وامریکه کی سوشیالست پارتیون یامحافظ محنت کش پارتیون کی نمائیدی بطور مشیر شامل هوسکتی هین ، لیکن انهین رای دینی کا حق نهوگا .

[۳۸] م.س پارتی اپنی ثانوی مرکز لاهور کو ایشیاتك فیدریشن کا مستقل مرکز قرار دیتی هی .

اگر افغانستان « سرو راجیه ایشیاتك فیدریشن » تحریك کو منظور کرلی، تو لاهور کا کام ایك خاص وقت تك کابل مین هوا کری گا.

(الف) «م.س. مرکزی کمیتی » تمام ایشیائی ممالك مین اپنی « سرو راجیه مراکز » بنانی کی جد وجهد مسلسل جاری رکهی گی ، جس سی وه ان ممالك کی سوشیالست پارتیون یا محافظ محنت کش پارتیون سی اتصال پیدا کری گی .

(ب) «م. س. مرکزی کمیتی » یوروپ اور امریکه مین « سرو راجیه دفاتر استخبارات » (انفرمیشن بیوروز) کهولی گی ، جس سی وه ان ممالك کی سوشیالست پارتیون یا محافظ محنت کش پارتیون کی همدردی جذب کری گی .

[٣٩] « م.س. پارتی» ایشیاتك فیدریشن کی باقاعده نمایندگی حاصل کرنی سی پهلی کسی انترنیشنل جماعت مین بحیثیت ممبر شریك نه هوگی.

(٤٠) « م . س . پارتی » کسی انترنیشنل مذهبی اجتماع مثلاً خلافت اسلامیه کو تسلیم نه کری گی ، جب تك اس مذهب کا رسمی مجموعه احکام پارتی کی انترنیشنل سیاست (یعنی مخالفت ایمپراطوری وسرمایه داری) کی برخلاف ارتجاعی مواد سی پاك نه ثابت کردیا جائی .

پرونا ایك هی تسبیح مین ان بکهری دانون کو
جو مشکل هی تو اس مشکل کو آسان کرکی چهوڑو نگا

هندوستانی منزل ،
آق سرای ، استانبول
۲ میزان ۱۳۰۲، ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳

عبید الله
پریزیدنت کانگریس
سرو راجیه کمیتی کابل

ظفر حسن
سکرتری کانگریس
سرو راجیه کمیتی کابل